سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن لکھنؤ ع ۲۱۹

محسنؑ اور قرآن

از قلم

سرکار سید العلماء مدظلہ

مطبوعہ

سرفراز قومی پریس لکھنؤ

محصول ۶ نئے پیسے

تعارف

اس مختصر رسالہ میں جامعیت کے ساتھ قرآن مجید کی وہ آیتیں
درج کردی ہیں جنکا حضرت سید الشہداء علیہ السلام کی زندگی سے تعلق ہے
یا جن سے واقعۂ کربلا کے علل و اسباب پر روشنی پڑتی ہے
یہ ایک ایسا متن ہے جس کی شرح حضرت حسینؑ کی پوری زندگی
اور آپ کا کارنامۂ شہادت ہے۔

امید ہے کہ فرزندان اسلام اور دیگر مذاہب کے تحقیق پسند افراد اس
رسالہ کو مطالعہ فرما کر اس کے نتائج پر غور فرمائیں گے اور شیعیان اہلبیت
اسے خرید کر غیر اقوام میں کثرت کے ساتھ تقسیم فرمائیں گے والسلام

خادم ملت

سید ابن حسین نقوی آنریری امامیہ مشن لکھنؤ (انڈیا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شہید کربلا کی زندگی کا کامل مرقع

(از کلام الٰہی دعز اسمہ و جل شانہ)

خاندان

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔

(اللہ کا ارادہ بس یہی ہے کہ تم سے اے (پیغمبر کے) اہلبیت ہر قسم کی برائی کو دور رکھے اور تمھیں مکمل طہارت کا نمونہ قرار دے۔

(سورۂ احزاب آیت ۳۳)

ولادت

حملتہ امہ کرھا ووضعتہ کرھا وحملہ وفصالہ ثلثون شھرا۔

اس کی ماں کو اس کے زمانہ حمل میں بھی صدمہ و ملال رہا اور اس کی پیدائش کے وقت بھی رنج رہا اور اسکے حمل اور دودھ بڑھائی کی مجموعی مدت تیس مہینے تھی۔

(احقاف ۱۵)

نصب العین

انّ صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰہ رب العالمین

"یقیناً میری نماز، میری تمام عبادتیں، میری زندگی اور میری موت سب اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے"

(انعام ۱۶۳)

مدینہ سے سفر

فخرج منھا خائفا یترقب قال رب نجنی من القوم الظالمین۔

"وہ نکلے وہاں سے خوف کے عالم میں آیندہ کے ارادوں کو لیے ہوئے اُنھوں نے کہا پروردگار مجھے ظالم لوگوں سے نجات دے۔

(قصص ۲۱)

قلت اور کثرت کا مقابلہ

کم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة باذن اللّٰہ واللّٰہ مع الصابرین۔

.ایسی کم تعداد جماعتیں ہیں جو اللہ کے حکم سے بڑی جماعت پر غالب آجاتی ہیں اور اللہ صبر کرنے والوں کا ساتھی ہے" (بقرہ ۲۴۹)

وفادار جماعت اور اس میں ایک کی دوسرے سے رخصت

من المومنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ فمنھم من قضیٰ نحبہ ومنھم من ینتظر وما بدّلوا تبدیلا

"ایمان داروں میں کچھ ایسے افراد ہیں جنھوں نے اللہ سے (جاں نثاری کا) جو عہد کیا تھا اُسے پورا کر دکھایا ان میں سے بعض وہ ہیں جو (پہلے مرکر) اپنا وقت پورا کر گئے اور کچھ بعد میں (وقت کے) منتظر رہے اور اس پوری جماعت میں سے کسی نے بھی ذرہ بھر اپنی بات نہیں بدلی۔

(احزاب ۲۳)

آخری وقت کے وصایا

وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر

" اور آپس میں حق کا حکم اور صبر کی وصیت کرتے رہے"۔ (عصر ۳)

شانِ صبر

وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون

"مبارکباد دو ایسے صبر کرنیوالوں کو کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑے تو وہ

کہہ اُٹھیں کہ ہم تو اللہ ہی کے ہیں اور اللہ ہی کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں"

(بقرہ ۱۵۶)

انجام آخر

یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔

"اے اطمینان سے معمور نفس پلٹ آ اپنے پروردگار کی طرف تو اُس سے خوش وہ تجھ سے راضی تو میرے (خاص) بندوں میں شامل ہو جا اور میرے بہشت میں داخل ہو جا۔

(فجر ۲۷-۳۰)

بقائے جاودانی

ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون۔

"جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کیے گئے اُنھیں ہرگز مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے پروردگار کے یہاں سے رزق پاتے ہیں"

(آل عمران ۱۶۹)

کارنامۂ حسینی کے علل و اسباب

کلام الٰہی عزّ اسمہ سے

(۱)

دعائے ابراہیم کہ انکی اولاد میں اسلام کے سچے محافظ ہمیشہ باقی رہیں

واذ یرفع ابراہیم القواعد من البیت واسمٰعیل ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ربنا واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امۃ مسلمۃ لک۔

اس وقت جب ابراہیم و اسمٰعیل خانۂ کعبہ کی بنیادیں بلند کر رہے تھے، دعا مانگتے جاتے تھے کہ اے ہمارے پروردگار ہماری یہ خدمت قبول کر۔ بے شک تو ہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اور اے ہمارے پالنے والے تو ہمیں اپنا فرماں بردار بندہ (مسلم) بنا اور ہماری اولاد میں سے ایک گروہ پیدا کر (مسلم) جو تیرا فرماں بردار ہو۔

(سورۂ بقرہ آیت ۱۲۷ و ۱۲۸)

(۲)

ابراہیمؑ کی وصیت اپنی اولاد کو کہ اسلام کے سچے محافظ رہنا

ووصی بھا ابراھیم بنیہ ویعقوب یا بنی ان اللہ اصطفیٰ لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون

"اور اسی طریقہ کی ابراہیم نے اپنی اولاد سے وصیت کی اور یعقوب نے بھی کہا اے فرزندو اللہ نے تمھارے واسطے اس دین (اسلام) کو پسند فرمایا ہے پس نہ مرنا مگر اسلام کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے"

(سورہ بقرہ ۱۳۲)

(۳)

دعائے ابراہیم کے سب سے بڑے مصداق محمد مصطفیٰ اور اُنکے پسماندگان اور سچے پیرو تھے

ان اولی الناس بابراھیم للذین اتبعوہ وھذا النبی والذین آمنوا واللہ ولی المؤمنین

"ابراہیم سے سب سے زیادہ خصوصیت رکھنے والے وہ ہیں جنھوں نے انکی پیروی کی ہے اور یہ پیغمبر اور اس کے خاص ماننے والے ہیں اور مومنین کا خدا مالک ہے"

(آل عمران ۶۸)

(۴)

پیغمبر اسلام کے بعد عام امت کے راہ راست سے منحرف ہوجانیکا خطرہ یقینی تھا

وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم ومن ینقلب علی عقبیہ فلن یضر اللہ شیئاً

"محمد تو صرف رسول ہیں۔ جن کے پہلے بہت سے پیغمبر گزر چکے ہیں۔ پھر کیا اگر اپنی موت سے مرجائیں یا مار ڈالے جائیں تو تم اُلٹے پاؤں پلٹ جاؤگے اور جو اُلٹے پاؤں پھرے گا تو خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔"

(آل عمران ۱۴۴)

(۵)

مسلمان حصول اقتدار کے بعد فساد فی الارض کرنے اور باہمی اُلفت ومحبت کے رشتوں کو توڑ دینے والے تھے

فہل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم

"کیا تم سے کچھ دور ہے کہ اگر تم حاکم بن جاؤ تو روئے زمین پر فساد پھیلانے اور اپنے رشتے ناتوں کو توڑنے لگو۔"

(سورہ محمد ۲۲)

(۶)

اس امت میں ایک ایسی جماعت کا وجود ہمیشہ ضروری ہی جو نیکی کی طرف دعوت دیتی رہے اور ہر امکانی ذریعہ سے برائیوں سے روکنے کی کوشش کرتی رہے

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف
وینھون عن المنکر و اولئک ھم المفلحون

"تم میں ایک گروہ ضرور ہونا چاہیے جو نیکی کی طرف بلائیں اور اچھے کاموں پر آمادہ کریں اور برے کاموں سے روکیں۔ اور ایسے ہی لوگ آخرت میں نجات پانے والے ہیں"
(آل عمران ۱۰۴)

(۷)

یہ گروہ ایسا ہے جس کا مقصدِ خلقت ہی یہی ہے کہ وہ برائیوں کے دفعیہ کی کوشش کرتا رہے

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف
وتنھون عن المنکر و تؤمنون باللہ

"تم کیا اچھے گروہ ہو کہ لوگوں کی ہدایت کے واسطے پیدا کیے گئے ہو۔ تم اچھے کاموں پر آمادہ کرتے ہو اور برے کاموں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو"

(آل عمران)

(۸)

اس جماعت کو کبھی منکرین خدا کی اطاعت نہیں کرنا چاہیئے

یا ایھا الذین آمنوا ان تطیعوا الذین کفروا یردوکم علے اعقابکم فتنقلبوا خاسرین۔

"اے ایمان دارو، اگر تم نے کافروں کی اطاعت قبول کرلی تو وہ تم کو الٹے پاؤں کفر کی طرف پھیر کر لیجائیں گے، پھر تم اُلٹے ہی گھاٹے میں آجاؤ گے۔

(آل عمران ۱۴۹)

(۹)

صحیح راستے پر قائم رہنا چاہیئے اور ظالموں سے کبھی تعلق قائم نہ کرنا چاہیئے

فاستقم کما امرت ومن تاب معک ولا تطغوا انہ بما تعملون بصیر ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار وما لکم من دون اللہ من اولیاء

"(اے رسولؐ) جیسا تمھیں حکم دیا گیا ہے۔ تم اور وہ لوگ جو تمھارے ساتھ اللہ سے لولگائے ہوئے ہیں۔ صحیح راستے پر ثابت قدم رہو۔ سرکشی نہ کرو۔ تم لوگ جو کچھ بھی کرتے ہو وہ یقیناً اسے دیکھ رہا ہے اور ظالموں کی طرف کبھی مائل نہ ہو ورنہ تم بھی دوزخ کی لپیٹ میں آجاؤ گے اور خدا کے سوا اور لوگ تمھارے مددگار و سرپرست نہیں ہیں۔

(ہود ۱۱۳)

(۱۰)

وہ اس بات پر مامور ہیں کہ ہمیشہ ہمیشہ صرف اللہ کی اطاعت کریں اور کسی کی نہیں

وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین حنفاء ویقیموا الصلوٰۃ

ویوتوا الزکوٰۃ وذٰلک دین القیمۃ۔

ان کو تو بس یہ حکم دیا گیا ہے کہ صرف اسی کی اطاعت کرتے ہوئے باطل سے کترا کر اللہ کی عبادت کریں اور حقوق اللہ اور حقوق الناس کو ادا کرتے رہیں اور یہی سچا دین ہے۔ (بینہ ۵)

(۱۱)

اگر کسی ایک مقام پر فرائض کی ادائی ممکن نہ ہو تو پھر ترک وطن کرنا لازم ہے

ان الذین توفّٰھم الملٰئکۃ ظالمی انفسھم قالوا فیم کنتم قالوا

کنا مستضعفین فی الارض قالوا الم تکن ارض اللہ واسعۃ

فتھاجروا فیھا۔

جن لوگوں کی قبض روح فرشتوں نے اس حالت میں کی کہ وہ ظلم و قہر کی دنیا کے بیچ زندگی گزارتے ہوئے اپنے اوپر ظلم کر رہے تھے، تو فرشتے کہتے ہیں "تم کس عالم میں تھے"؟ تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو دبے ہوئے زمین پر کمزور اور دبائے ہوئے تھے تو فرشتے کہتے ہیں کہ خدا کی ایسی لمبی چوڑی زمین میں اتنی گنجائش نہ تھی

ہیں، ہجرت کر کے چلے جاتے ۔"

(نساء، ۹۷)

(۱۲)

غیر اللہ کی اطاعت سے انکار رکھے اور اس کے نتیجہ میں نہ صرف ترکِ وطن بلکہ آخر میں موت کی بھی پرواہ نہ کرے

یا عبادی الذین امنوان ارضی واسعة فایای فاعبدون کل نفس ذائقة الموت ثم الینا ترجعون

"اے میرے ایمان دار بندو! میری زمین یقیناً کشادہ ہے تو تم بس میری ہی عبادت کرو۔ ہر شخص ایک نہ ایک دن موت کا مزہ چکھنے والا ہے۔ پھر تم سب آخر میں ہماری طرف پلٹائے جاؤ گے۔"

(عنکبوت ۵۷)

ضرورت پڑے تو انھیں مقابلہ کیلئے کھڑا ہو جانا چاہیئے

(۱۳)

اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علیٰ نصرھم لقدیر الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھدمت صوامع وبیع وصلوات ومساجد یذکر فیھا اسم اللہ کثیرا ولینصرن اللہ من ینصرہ ان اللہ لقوی عزیز الذین ان مکناھم فی الارض اقاموا الصلوٰة واتوا الزکوٰة وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر وللہ عاقبة الامور۔

www.kitabmart.in

"جن سے جنگ کی جا رہی ہو (ابتدائے جنگ فریق مقابل کی طرف سے ہو گئی ہے) تو چونکہ ان پر ظلم ہوا ہے ان کو بھی مقابلہ کی اجازت دے دی گئی ہے اور خدا ان کی مدد پر قادر ہے۔ یہ وہ ہیں جو صرف اتنی بات کہنے پر کہ ہمارا مالک حقیقی اللہ ہے اپنے گھروں سے نکال دیے گئے۔ اور اگر خدا لوگوں کو ایک دوسرے سے دفع نہ کرتا رہتا تو مختلف مذاہب کی عبادت گاہیں اور مسجدیں جن میں کثرت سے اللہ کا نام لیا جاتا ہے کب کی ڈھا دی گئی ہوتیں اور جو شخص اللہ کے مقام کی حمایت کریگا تو اللہ بھی اس کی حمایت کریگا۔ بے شک خدا زبردست غالب ہے یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم انھیں دنیا میں اقتدار دے دیں تو یہ لوگ نماز کو قائم کریں گے زکوٰۃ دیں گے اور اچھے کاموں پر آمادہ کریں گے اور برے کاموں سے روکیں گے۔ اور بہرحال سب باتوں کا انجام خدا ہی کے اختیار میں ہے۔"

(حج ۳۹-۴۱)

(۱۴)

جب مقابلہ پڑ جائے تو ثابت قدم رہنا چاہیئے اور ذکر الٰہی ورد زبان رکھنا چاہیئے

یا ایھا الذین اٰمنوا اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون۔

"اے ایمان والو! جب کسی گروہ سے مقابلہ ہو جائے تو میدان میں ثابت رہو اور اللہ کو بہت یاد کرتے رہو۔ نتیجہ میں تم کامیاب ہوگے۔" (انفال ۴۵)

(۱۵)

اگر قتل ہو گئے تو رضی الٰہی دنیاوی نعمتوں سے بہتر ہے

ولئن قتلتم فی سبیل اللہ او متم لمغفرۃ من اللہ ورحمۃ خیر مما یجمعون

"اگر تم اللہ کی راہ میں قتل ہو جاؤ۔ یا اپنی موت سے مر جاؤ تو اللہ کی بخشش اور رحمت اس مال و دولت سے جسکو دنیا میں جمع کیا جاتا ہے بہتر ہے"

(آل عمران)

(۱۶)

نتیجہ میں فتحیابی اللہ والوں ہی کے لیے ہے

کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی ان اللہ قوی عزیز

"خدا نے حکم ناطق دے دیا ہے کہ میں اور میرے پیغمبر ضرور غالب رہیں گے بے شک خدا بڑا زبردست غالب ہے۔

(مجادلہ ۲۱)

پبلشر مرزا حمید حسین اسسٹنٹ سکریٹری
امامیہ مشن نخاس لکھنؤ (انڈیا)

امامیہ مشن لکھنؤ کی ممبری قبول فرما کر نصرت اہلبیت علیہم السلام کا فریضہ ادا کیجیے

(۱) سرپرستان ادارہ۔ کم از کم پانچسو روپیہ یکمشت یا ایک ہزار شلنگ،

(۲) مربیان ادارہ۔ کم از کم سو روپیہ یکمشت یا دو سو شلنگ

(۳) ارکان دوامی (لائف ممبر) کم از کم پچاس روپیہ یکمشت یا باقساط یا سو شلنگ

(۴) ارکان خصوصی کم از کم پانچ روپیہ سالانہ یا دس شلنگ سالانہ

(۵) کم از کم ایک روپیہ سالانہ یا دو شلنگ سالانہ

حقوق ممبران

سرپرستان و مربیان کی خدمت میں رکنیت سے قبل و بعد کے تمام رسائل بلا طلب بلا قیمت ارسال ہوتے رہتے ہیں۔

ممبران دوامی کی خدمت میں ممبری کے بعد شائع ہونے والے تمام رسائل بلا طلب و بلا قیمت ارسال ہوتے ہیں اور قبل کے شائع شدہ رسائل اگر خریدنا چاہیں تو نصف قیمت لی جاتی ہے،

ممبران خصوصی کی خدمت میں بھی ممبری کے بعد شائع ہونے والے تمام رسائل بلا طلب و بلا قیمت ارسال ہوتے ہیں مگر قبل کے شائع شدہ رسائل کی پوری قیمت لی جاتی ہے،

ممبران عمومی کو ممبری کے بعد شائع ہونیوالے تمام رسائل بشرط طلب صرف نصف قیمت پر دیئے جاتے ہیں اور سابقہ رسائل اگر خریدنا چاہیں تو پوری قیمت چارج کی جاتی ہے

نوٹ: ممبران عمومی و خصوصی کو ملحوظ رہے کہ ہمارا سال یکم محرم سے شروع ہو کر ذی الحجہ میں ختم ہوتا ہے لہذا ہر سال ماہ محرم میں اپنا چندہ ضرور ارسال فرما دینا چاہیے جو حضرات اثنائے سال میں ممبری قبول فرمائیں گے ان کو یکم محرم ہی سے ممبر متصور کیا جائے گا اور سابقہ رسائل میں رعایت بھی دیجائیگی نیز ان کا سال ماہ ذی الحجہ ہی میں ختم ہو جائے گا

پوسٹل آرڈر یا چیک کراس نہ ہونا چاہیے بلکہ رجسٹری کے ذریعہ سب بھیجا جائے

سکریٹری امامیہ مشن سرفراز پوسٹ آفس نخاس لکھنؤ (انڈیا)